أُصولِ دین

[أخبرنا أبو زيد الشامي [1] قراءة عليه ، قال : أخبرنا الشيخ أبو طالب [2] عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن محمد بن يوسف قراءة عليه وهو يسمع وأنا أسمع فأقربه ، قال أخبرنا الشيخ أبو إسحاق [3] إبراهيم بن عمربن أحمد البرمكي رحمه اللّٰه ، قال :]حدثنا أبو الحسن علي [4] بن عبدالعزيز [بن مردك بن أحمد البرذعي] ، قال : أخبرنا أبو محمد عبدالرحمٰن بن أبي حاتم [5] [أسعده اللّٰه ورضي اللّٰه عنه] قال : سألت أبي [6] (ب٢١٣/١) وأبا زرعة [7] رضي اللّٰه عنهما عن مذاهب أهل [السنة] في أصول الدين ، وما أدركا عليه العلماء في جميع الأمصار ، وما يعتقدان (أ١٦٧/١) من ذلك ، فقالا :أدركنا العلماء في جميع الأمصار حجازًا وعراقًا ومصرًا وشامًا ويمنًا ، فكان من مذهبهم :

....

☆ امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ کی ''کتاب اصل السنۃ واعتقاد الدین'' کا اردو ترجمہ

(١) السمعانی نے کہا: " شيخ صالح خير كثيرالعبادة " توفی ٥٥٤ ھ (سیر اعلام النبلاء ٢٠/ ٣٤١)

(٢)..........العالم المسند ، توفی ٥١٦ھ (النبلاء ١٩/ ٣٨٦)

(٣) وكان صدوقًا دينًا ، توفی ٤٤٥ ھ (تاریخ بغداد ج٦ ص١٣٩، النبلاء ج١٧ ص٦٠٥، ٦٠٧)

(٤) وكان ثقة ، توفی ٣٨٧ ھ (تاریخ بغداد ج١٢ ص٣٠)

(٥) قال ابو الوليد الباجي : ثقة حافظ ، توفی ٣٨٧ ھ (النبلاء ج١٣ ص٢٦٧) (٦) ابوحاتم الرازی : من الأئمة الحفاظ الأثبات ، توفی ٢٧٧ ھ (تاریخ بغداد ج٢ ص٧٣، النبلاء ج١٣ ص٢٤٧، ٢٦٢)

(٧) إمام حافظ ثقة مشهور ، توفی ٢٦٤ ھ (التقریب: ٤٣١٦)

امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد (ابو حاتم الرازی) اور ابوزرعہ (الرازی) رحمہما اللہ سے اصول دین میں مذاہبِ اہلِ سنت کے بارے میں پوچھا اور (یہ کہ) انھوں نے تمام شہروں کے علماء کو کس (عقیدے) پر پایا ہے اور آپ دونوں کا کیا عقیدہ ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: ہم نے حجاز، عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس (درج ذیل) مذہب پر پایا:

۱) أن الإيمان قول وعمل ، يزيد و ينقص .

بے شک ایمان قول و عمل (کا نام) ہے (اور یہ) زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔

۲) والقرآن كلام اللّٰه غير مخلوق بجميع جهاته .

قرآن ہر لحاظ سے اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔

۳) والقدر خيره وشره من اللّٰه [عزوجل]

اچھی اور بری تقدیر، اللہ کی طرف سے ہے۔

٤) وخير هذه الأمة بعد نبيها أبوبكر الصديق ، ثم عمر بن (ب ۲/۲۱۳) الخطاب ، ثم عثمان بن عفان ، ثم علي بن أبي طالب رضي اللّٰه عنهم ، وهم الخلفاء الراشدون المهديون .

نبی (ﷺ) کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر بن الخطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور یہی خلفاء راشدین مہدیین ہیں۔

٥) وأن العشرة الذين سماهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه [وسلم] وشهد لهم بالجنة على ما شهد به ، وقوله الحق .

عشرہ (مبشرہ) جن کے بارے میں رسول اللہ نے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے (ہمارے نزدیک) وہ جنتی ہیں اور آپ (ﷺ) کی بات حق ہے۔

٦) والترحم على جميع أصحاب محمد صلى اللّٰه عليه [وعلى آله] والكف عما شجر بينهم .

محمد ﷺ کے تمام صحابہ کے بارے میں رحمت (اور رضی اللہ عنہم) کی دعا مانگنی چاہئے اور ان کے درمیان جو اختلافات تھے ان کے بارے میں سکوت کرنا چاہئے۔

۷) وأن اللّٰه عزوجل علٰى عرشه بائن من خلقه ، كما وصف نفسه في كتابه وعلى لسان رسوله[ﷺ] بلا كيف ، /(ب۱/۲۱۴)أحاط بكل شيءٍ علمًا ، ليس كمثله شيء وهو السميع البصير .

اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بغیر (سوال) کیفیت (مستوی) ہے، اپنی مخلوق سے (بلحاظِ ذات) جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اور رسول اللہ ﷺ کی زبان (مبارک پر) بیان فرمایا ہے۔ اس نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

۸) واللّٰه تبارك وتعالٰى يرى في الآخرة ويراه أهل الجنة بأبصارهم ، / (۲/۱۶۷)كلامه كيف شاء وكما شاء .

اللہ تعالیٰ آخرت میں نظر آئے گا، جنتی لوگ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے (اسی کا) کلام ہے جیسے چاہے اور جب چاہے۔

۹) والجنة [حق] والنار حق ، وهما مخلوقتان [لا يفنيان أبدا] : فالجنة ثواب لأوليائه ، والنار عقاب لأهل معصيته إلا من رحم .

جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور یہ دونوں مخلوق ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی ، اللہ کے دوستوں کے لئے جنت کا بدلہ ہے، اور اس کے نافرمانوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے سوائے ان کے جن پر وہ (اللہ) رحم فرمائے۔

۱۰) والصراط حق . (پل) صراط حق ہے۔

۱۱) والميزان [الذي] له كفتان يوزن فيه أعمال العباد حسنها وسيئها حق . میزان (ترازو) کے دو پلڑے ہیں جن میں بندوں کے اچھے اور بُرے اعمال تولے جائیں گے۔

١٢) والحوض المكرم به نبينا صلى اللّٰه عليه [وسلم وعلى آله] حق/ (ب٢/٢١٤) والشفاعة حق . نبی ﷺ کا حوض کوثر حق ہے، اور شفاعت حق ہے۔

١٣) وأن ناسًا من أهل التوحيد يخرجون من النار بالشفاعة حق .

اہل توحید (مسلمانوں) میں سے (بعض) لوگوں کا (آپ ﷺ کی) شفاعت کے ذریعے سے (جہنم کی) آگ سے نکلنا حق ہے۔

١٤) وعذاب القبر حق . عذاب قبر حق ہے۔

١٥) ومنكر ونكير [حق]. منکر ونکیر (قبر میں سوال وجواب والے فرشتے) حق ہیں

١٦) والكرام الكاتبون حق. کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) حق ہیں۔

١٧) والبعث من بعد الموت حق . موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔

١٨) وأهل الكبائر في مشيئة اللّٰه عزوجل ، لا نكفر ، أهل القبلة بذنوبهم ، ونكل سرائرهم إلى اللّٰه عزوجل .

کبیرہ گناہ کرنے والوں کا معاملہ اللہ کی مشیئت (اور ارادے) پر ہے (چاہے تو عذاب دے، چاہے تو بخش دے) ہم اہل قبلہ (مسلمانوں) کے گناہوں کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے، ہم ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

١٩) ونقيم فرض الجهاد والحج مع أئمة المسلمين في كل دهر وزمان .

ہر زمانے (اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمرانوں کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں۔

٢٠) ولا نرى الخروج على الأئمة ولا القتال فى الفتنة .

ہم (مسلمان) حکمرانوں کے خلاف بغاوت کے قائل نہیں ہیں اور نہ فتنے (کے دور) میں (ایک دوسرے سے) قتال کے قائل ہیں۔

٢١) ونسمع ونطيع لمن ولاه [اللّٰه أمرنا] /(ب١/٢١٥) ولا ننزع يداً من طـــاعة . اللہ نے جسے ہمارا حاکم بنایا ہے، ہم اس کی سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور

اطاعت سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے۔

۲۲) ونتبع السنة والجماعة ، ونجتنب الشذوذ والخلاف والفرقة .

ہم (اہل) سنت والجماعت (کے اجماع) کی پیروی کرتے ہیں اور شذوذ، اختلاف اور فرقہ بازی سے اجتناب کرتے ہیں۔

۲۳) وأن الجهاد ماضٍ منذ بعث / (أ/۱۶۸/۱)الله [عزوجل] نبيه صلى الله عليه [وسلم] إلىٰ قيام الساعة مع أولى الأمر من أئمة المسلمين ، لا يبطله شيء . جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو (نبی ورسول بنا کر) مبعوث فرمایا ہے، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جہاد جاری رہے گا۔ اسے کوئی چیز باطل نہیں کرے گی (یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا)

۲۴) والحج كذلك . اور یہی معاملہ حج کا (بھی) ہے۔

۲۵) ودفع الصدقات من السوائم إلى أولى الأمر من [أئمة] المسلمين .

مسلمان حکمرانوں کے پاس جانوروں (اور دیگر اموال) کے صدقات (زکوۃ، عشر) جمع کرائے جائیں گے۔

۲۶) والناس مؤمنون في أحكامهم ومواريثهم ، ولا يدرى ما هم عند الله [عزوجل] فمن قال: إنه مؤمن حقًا فهو مبتدع ومن قال: هو مؤمن عندالله فهو من/ (ب۲/۲۱۵)الكاذبين ومن قال: إني مؤمن بالله فهو مصيب .

لوگ اپنے احکام اور وراثت میں مومن ہیں، اور اللہ کے ہاں ان کا کیا مقام ہے معلوم نہیں، جو شخص اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ یقیناً مومن ہے تو وہ شخص بدعتی ہے، اور جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کے ہاں (بھی) مومن ہے تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے۔

اور جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کے ساتھ مومن (یعنی اللہ پر ایمان رکھتا) ہوں تو یہ شخص (صحیح) مصیب ہے۔

۲۷) والمرجئة مبتدعة ضلال . مرجئہ بدعتی گمراہ ہیں۔

۲۸) **والقدرية مبتدعة ضلال ، ومن أنكر منهم أن اللّٰه [عزوجل] يعلم ما يكون قبل أن يكون فهو كافر .**
قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) بدعتی گمراہ ہیں اور ان میں سے جو شخص یہ دعوی کرے کہ اللہ تعالیٰ، کسی کام کے ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں رکھتا تو ایسا شخص کافر ہے۔

۲۹) **وأن الجهمية كفار.** جہمیہ کفار ہیں۔

۳۰) **و[أن] الرافضة رفضوا الإسلام .** رافضیوں نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔

۳۱) **والخوارج مراق.** خوارج (دین سے) نکلے ہوئے ہیں۔

۳۲) **ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر [باللّٰه العظيم] كفرًا ينقل عن الملة ومن شك في كفره ممن يفهم فهو كافر .** جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے، ملت (اسلامیہ) سے خارج ہے۔ اور جو شخص سوجھ بوجھ (اور اقامت حجت) کے باوجود اس شخص کے کفر میں شک کرے تو وہ (بھی) کافر ہے۔

۳۳) **ومن شك في كلام اللّٰه [عزوجل] فوقف/ (ب۱/۲۱۶) شاكًا فيه يقول: لا أدرى مخلوق أو غير مخلوق فهو جهمى .**
جو شخص اللہ کے کلام کے بارے میں شک کرتے ہوئے توقف کرے اور کہے کہ مجھے پتا نہیں کہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو ایسا شخص جہمی ہے۔

۳٤) **ومن وقف فى القرآن جاهلاً علّم وبدّع ولم يكفّر .**
جو جاہل شخص قرآن کے بارے میں توقف کرے تو اسے سمجھایا جائے گا، اُسے بدعتی سمجھا جائے گا اور اُس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

۳۵) **ومن قال / (۲/۱٦۸) لفظي بالقرآن مخلوق ، أو القرآن بلفظي مخلوق فهو جهمي .**
جو شخص لفظی بالقرآن (میرے الفاظ جن سے میں قرآن پڑھتا ہوں) یا القرآن بلفظی مخلوق (قرآن میرے الفاظ کے ساتھ مخلوق) کہے تو وہ جہمی (گمراہ) ہے۔

[قال الشيخ أبو طالب :قال إبراهيم بن عمر :قال علي بن عبدالعزيز] قال أبو محمد :وسمعت أبي رضي الله عنه يقول :

٣٦) علامة أهل البدع :الوقيعة في أهل الأثر .

ابوحاتم الرازی نے فرمایا: اہل بدعت کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل اثر (اہل حدیث) پر حملہ کرتے ہیں۔

٣٧) وعلامة الزنادقة :تسميتهم أهل/ الأثر حشوية ، يريدون إبطال الآثار . زنادقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو حشویہ (ظاہر پرست فرقہ) کہتے ہیں، اس سے ان کا مقصود احادیث کا انکار ہے۔

٣٨) وعلامة الجهمية :تسميتهم أهل السنة مشبهة .

جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہہ (١) کہتے ہیں۔

٣٩) وعلامة القدرية :تسميتهم أهل السنة مجبرة .

قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مجبرہ (٢) کہتے ہیں۔

٤٠) وعلامة المرجئة :تسميتهم أهل السنة مخالفة ونقصانية .

مرجئہ کی (ایک) علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مخالفہ اور نقصانیہ کہتے ہیں۔

٤١) وعلامة الرافضة ، تسميتهم أهل السنة ثانية .

رافضہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو ثانیہ (نابتہ، ناصبیہ) کہتے ہیں۔

٤٢) [وظل هذا أمر عصبات معصيات] ، ولا يلحق أهل السنة إلا اسم واحد ويستحيل أن يجمعهم هذه الأسامي .

ان تمام (برے ناموں) کی بنیاد (بدعات) تعصب اور معصیت پر ہے، اہلِ سنت کا ایک ہی نام ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے بہت سے (خودساختہ) نام اکٹھے ہوجائیں۔

....

(١) ایک گمراہ فرقہ جو خالق کو مخلوق سے تشبیہ دیتا ہے۔ (٢) وہ گمراہ فرقہ جس کا نظریہ ہے کہ انسان سے جو فعل صادر ہوتا ہے وہ اختیاری نہیں بلکہ وہ اس کے کرنے پر مجبور ہے۔

٤٣) حدثنا أبو محمد ، قال :[و] سمعت أبي وأبا زرعة يهجران أهل الزيغ والبدع ، ويغلطان رأيهما أشد تغليط وينكران وضع الكتب بالرأى بغير آثار ، وينهيان عن مجالسة أهل الكلام وعن النظر في كتب المتكلمين ، ويقولان :لا يفلح صاحب كلامٍ أبدًا .

ابو حاتم اورابوزرعہ دونوں گمراہوں اور بدعتیوں سے ہجر (بائیکاٹ) کرتے تھے اوران کی (غلط) آراء کا شدید رد کرتے تھے۔احادیث کے بغیر رائے والی کتابیں لکھنے کی پُرزور تردید کرتے تھے۔اہل کلام (منطق و فلسفے والوں) کی مجلس اور متکلمین کی کتابیں دیکھنے سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ صاحب کلام کبھی فلاح نہیں پاتا (اِلا یہ کہ مرنے سے پہلے توبہ کرلے۔)

[رسالہ ختم شد]